از عدالتِ عظمیٰ[1]

تاریخ فیصلہ: 20 مئی 1958

گالوساہ

بنام

دی سٹیٹ آف بہار

(ایس آر داس چیف جسٹس بھگوتی، وینکٹاراما ائر اور ایس کے داس جسٹس صاحبان)

فوجداری مقدمہ- آتش زنی- اصلی مجرم بری ہو گیا — اکسانے والا، کی سزا- مجموعہ تعزیرات ہند (XLV، سال 1860)، دفعات 107، 108، 109 اور 436-

استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ اپیل کنندہ سمیت 40-50 افراد کے ہجوم نے R کی جھونپڑی کو منہدم کرنا، اس میں آگ لگانے اور مزاحمت کرنے پر حملہ کرنے کے مشترکہ مقاصد کے ساتھ ایک غیر قانونی اجتماع تشکیل دیا۔ انہوں نے کچھ افراد پر حملہ کیا، اور اپیل کنندہ نے ایک بودی کو جھونپڑی کو آگ لگانے کا حکم دیا اور بودی نے اسے آگ لگا دی جس کے نتیجے میں اسے جلا دیا گیا۔ اپیل کنندہ اور بودی سمیت بائیس افراد کو مقدمے کی سماعت کے لیے بھیجا گیا۔ سیشن جج نے پایا کہ ان سب نے جھونپڑی کو منہدم کرنے اور احتجاج پر حملہ کرنے کے مشترکہ مقاصد کے ساتھ ایک غیر قانونی اجتماع تشکیل دی، لیکن یہ کہ جھونپڑی کو آگ لگانے کا کوئی مشترکہ مقصد نہیں تھا اور آتش بازی کا عمل غیر قانونی اجتماع کے کچھ اراکین کا ایک الگ عمل تھا۔ اس نے پایا کہ اپیل کنندہ نے بودی کو جھونپڑی کو آگ لگانے کا حکم دیا تھا اور اس اشتعال انگیزی کے نتیجے میں بودی نے اسے آگ لگا دی تھی۔ سیشن جج نے ملزموں کو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعات 147، 148 اور 323 کے تحت مجرم قرار دیا۔ بودی کو دفعہ 436 کے تحت اور اپیل کنندہ کو دفعہ 436 کے ساتھ مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 109 کے تحت مزید مجرم قرار دیا گیا۔ اپیل پر عدالت عالیہ نے دفعہ 436 کے تحت بودی کی سزا کو کالعدم قرار دیتے ہوئے کہا کہ یہ ثابت نہیں ہوتا کہ اس نے جھونپڑی کو آگ لگا دی تھی۔ عدالت عالیہ نے دفعہ 109 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 436 کے تحت اپیل کنندہ کی سزا کو برقرار رکھتے ہوئے کہا کہ اس نے جھونپڑی کو آگ لگانے کا حکم دیا تھا اور اسے دراصل غیر قانونی اجتماع کے ایک رکن

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

نے آگ لگادی تھی۔ اپیل کنندہ نے دفعہ 109 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 436 کے تحت اپنی سزا کو اس بنیاد پر چیلنج کیا کہ یہ ثابت نہیں ہوا کہ جھونپڑی کو آگ لگانے والے شخص نے اپیل کنندہ کے حکم کے نتیجے میں ایسا کیا تھا:

قرار پایا گیا کہ اپیل کنندہ کو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 109 کے ساتھ پڑھی گئی دفعہ 436 کے تحت صحیح طور پر مجرم قرار دیا گیا تھا۔ مقدمے میں دیے گئے نتائج پر یہ ماننا ضروری ہے کہ جھونپڑی کو آگ لگانے والا شخص غیر قانونی اجتماع کے ارکان میں سے ایک تھا اور اس نے اپیل گزار کے حکم کے نتیجے میں ایسا کیا۔

راجہ خان بنام ایمپرر، اے۔ آئی۔ آر۔ 1920 کلکتہ 834 اور امداداسی داسی بنام ایمپرر، (1924) آئی۔ ایل۔ آر۔ 52 کلکتہ 112، حوالہ دیا گیا۔

اپیلیٹ فوجداری کا دائرہ اختیار: فوجداری اپیل نمبر 183، سال 1957۔

سیشن ٹرائل نمبر 52، سال 1955 میں دربھنگہ میں دوسرے اسسٹنٹ سیشن جج کی عدالت کے 23 جنوری 1956 کے فیصلے اور حکم سے پیدا ہونے والی فوجداری اپیل نمبر 34، سال 1956 میں پٹنہ عدالت عالیہ کے 21 جنوری 1957 کے فیصلے اور حکم سے خصوصی اجازت کے ذریعے اپیل۔

پی کے چٹرجی، اپیل کنندہ کے لیے۔

ڈی پی سنگھ، مدعاعلیہ کے لیے۔

20.1958 مئی۔

عدالت کا فیصلہ ایس کے داس جسٹس نے سنایا۔

خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل صرف ایک خاص سوال تک محدود ہے، یعنی، اپیل کنندہ گالو ساہ کو دفعہ 109، مجموعہ تعزیرات ہند کے ساتھ پڑھے جانے والے دفعہ 436 کے تحت کسی جرم کے لیے سزا کی درستگی، اور اس کے تحت دی گئی سزا کا جواز۔ مختصر حقائق یہ ہیں۔ تقریباً 22 ملزم افراد، جن میں سے اپیل کنندہ ایک تھا، پر دربھنگہ کے فاضل اسسٹنٹ سیشن جج نے مجموعہ تعزیرات ہند کے تحت مختلف جرائم کے لیے مقدمہ چلایا تھا جن کا مبینہ طور پر ان کے ذریعے ارتکاب کیا گیا تھا۔ استغاثہ کا مقدمہ یہ تھا کہ 16 مئی 1954 کو ضلع دربھنگہ کے گاؤں دھرھارا میں ملزموں سمیت

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

تقریباً 1 افراد کے ہجوم نے ایک غیر قانونی اجتماع کیا، جس کے مشترکہ مقاصد تھے (1) ایک مسماۃ رسمانی کی جھونپڑی کو توڑنا، (2) اسے آگ لگانا اور (3) مزاحمت کرنے پر حملہ کرنا۔ ایک تیتر میاں، جو گاؤں دھرھارا کا چوکیدار تھا، پیدائش اور موت کا پتہ لگانے کے لیے صبح تقریباً 10 بجے گاؤں آیا تھا جس کا مقصد رجسٹریشن کے لیے پولیس اسٹیشن کے انچارج افسر کو مذکورہ معلومات فراہم کرنا تھا۔ جب یہ چوکیدار مسماۃ رسمانی کی جھونپڑی کے قریب پہنچا، جو ایک گنپت کی بیوہ تھی، تو اس نے ہجوم کو جھونپڑی کو توڑنے میں مصروف پایا۔ چوکیدار نے احتجاج کیا۔ اس پر یہ الزام لگایا گیا کہ اپیل کنندہ نے اسے بائیں ران پر لاٹھی سے مارا۔ اس کے بعد چوکیدار نے شور مچایا اور رام جی، نبی اور منگا لال سمیت کئی دوسرے لوگ وہاں آئے۔ اس کے بعد، یہ الزام لگایا گیا کہ اپیل کنندہ نے بودی نامی غیر قانونی اجتماع کے ایک اور رکن کو مسماۃ رسمانی کی جھونپڑی کو آگ لگانے کا حکم دیا اور اس نے مزید رام جی اور نبی پر حملے کا حکم دیا۔ مبینہ طور پر بودی نے جھونپڑی کو آگ لگا دی اور جھونپڑی کو جلا دیا گیا۔ ہجوم کے کچھ ارکان نے رام جی اور نبی کا پیچھا کیا اور ان پر حملہ کیا۔ فاضل سیشن جج نے پایا کہ اس سے پہلے کے تمام ملزموں نے ایک غیر قانونی اجتماع کیا اور اس تاریخ کو اور اس وقت مبینہ طور پر، ہتھیاروں سے لیس، جھونپڑی کو منہدم کرنے اور احتجاج پر حملہ کرنے کے مشترکہ مقصد کے ساتھ مسماۃ رسمانی کی جھونپڑی میں آئے۔ انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ مذکورہ بالا مشترکہ مقاصد کے مقدمے میں فسادات اور چوٹ وغیرہ کے جرائم کا ارتکاب کیا گیا تھا۔ جہاں تک آتش زنی کے الزام کا تعلق ہے، انہوں نے مؤقف اختیار کیا کہ آتش بازی کا عمل غیر قانونی اجتماع کے کچھ اراکین کا ایک الگ تھلگ عمل تھا، جس میں مسماۃ رسمانی کی جھونپڑی کو آگ لگانے کے لیے پورے غیر قانونی اجتماع کا کوئی مشترکہ مقصد نہیں تھا۔ اس نے اپنے سامنے دیے گئے اس ثبوت کو قبول کیا کہ موجودہ اپیل کنندہ نے بودی کو جھونپڑی کو آگ لگانے کا حکم دیا تھا اور اس اشتعال انگیزی کے نتیجے میں بودی نے اسے آگ لگا دی تھی۔ اس کے مطابق، اس نے ملزم افراد کو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعات 147، 148 اور 323 وغیرہ کے تحت مختلف جرائم کا مجرم قرار دیا۔ بودی کو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 436 اور موجودہ اپیل کنندہ کو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 109 کے ساتھ پڑھی گئی دفعہ 436 کے تحت مزید مجرم قرار دیا گیا۔

اس کے بعد پٹنہ کی عدالت عالیہ میں اپیل کی گئی اور اس کی سماعت کرنے والے جج نے پایا کہ بودی کے خلاف اس الزام کے حوالے سے ثبوت کہ اس نے مسماۃ رسمانی کی جھونپڑی کو آگ لگا دی تھی، زیادہ تسلی بخش نہیں تھا اور اس نے بودی کو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعہ 436 کے تحت الزام

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سے بری کر دیا۔ جہاں تک اپیل کنندہ گالو ساہ کا تعلق ہے، اس نے مؤقف اختیار کیا کہ شواہد سے تسلی بخش طور پر یہ ثابت ہوتا ہے کہ گالو ساہ نے جھونپڑی کو آگ لگانے کا حکم دیا تھا اور جھونپڑی کو دراصل غیر قانونی اجتماع کے کسی نہ کسی رکن نے آگ لگا دی تھی۔ اس نتیجے پر، انہوں نے بھارتیہ تعزیرات ہند کی دفعہ 109 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 436 کے تحت اپیل کنندہ کی سزا اور سزا دہی کی تصدیق کی، یہ سزا چار سال کی قید بامشقت میں سے ایک ہے۔ مجموعہ تعزیرات ہند دفعات 147 اور 323 کے تحت جرائم کے لیے اپیل کنندہ کی سزا اور سزا دہی کی بھی تصدیق کی گئی، لیکن مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعات 149 کے ساتھ پڑھنے والی دفعہ 324 کے تحت سزا اور سزا دہی کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔ تاہم، ہمیں ان سزاؤں اور سزا دہی سے کوئی تعلق نہیں ہے اور ان کے بارے میں مزید کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اب ہم اس خاص سوال پر آتے ہیں جس پر یہ اپیل محدود ہے، یعنی دفعہ 436 کے تحت جرم کے لیے اپیل کنندہ کو دی گئی سزا اور سزا دہی کا جواز جسے دفعہ 149، مجموعہ تعزیرات ہند کے ساتھ پڑھا جاتا ہے۔ مسٹر پی کے چٹرجی اپیل گزار کی جانب سے پیش ہوئے اور انہوں نے دو بنیادوں پر سزا کی درستگی کا مقابلہ کیا: سب سے پہلے، اس نے پیش کیا ہے کہ جس ثبوت پر سزا کی بنیاد رکھی گئی تھی وہ وہی ثبوت ہے جو بودی ساہ کے خلاف دیا گیا تھا، اور اگر اس ثبوت پر بودی ساہ کے حوالے سے یقین نہیں کیا گیا تھا، تو اپیل گزار کے خلاف اس پر یقین نہیں کیا جانا چاہیے تھا۔ دوسرا، اس نے پیش کیا ہے کہ اگرچہ وہ یہ دعوی نہیں کرنا چاہتا ہے کہ ہر معاملے میں جہاں مرکزی مجرم کو جرم سے بری کر دیا گیا ہے، اس شخص کو بھی بری کیا جانا چاہیے جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس نے جرم کرنے میں مدد کی ہے، اس خاص معاملے میں کوئی ثبوت نہیں ہے کہ جس نے مسماۃ رسمانی کی جھونپڑی کو آگ لگائی اس کے نتیجے میں ایسا کیا۔ اپیل کنندہ کا حکم، یہ فرض کرتے ہوئے کہ اپیل کنندہ نے جھونپڑی کو آگ لگانے کا حکم دیا ہے، اور اس لیے، اپیل کنندہ کو اشتعال انگیزی کے لیے سزا دینا قانونی طور پر غلط ہے۔

جہاں تک پہلے نکتے کا تعلق ہے، فاضل جج نے اپنے فیصلے میں اچھی وجوہات بتائیں ہیں کہ بودی ساہ کے حوالے سے گواہوں کے ثبوت کو کیوں قبول نہیں کیا گیا اور اپیل کنندہ کے حوالے سے انہی گواہوں کی گواہی کو کیوں قبول کیا گیا۔ اس مقام پر گواہ چار افراد تھے، یعنی تیتر، رام جی، نبی اور منگا لال تیتر، ایسا لگتا ہے، اس نے اپنی پہلی معلومات میں یہ ذکر نہیں کیا کہ بودی نے جھونپڑی کو آگ لگا دی تھی، لیکن اس نے ذکر کیا کہ اپیل کنندہ نے جھونپڑی کو آگ لگانے کا حکم دیا تھا۔ اسی طرح کی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کمزوری رام جی کے شواہد میں پائی گئی جو پولیس کے سب انسپکٹر کو یہ بتانے میں بھی ناکام رہے کہ بودی نے جھونپڑی کو آگ لگادی تھی۔ ایسا لگتا ہے کہ نیبی سے جرح نہیں کی جاسکی کیونکہ وہ سیشن عدالت میں مقدمہ شروع ہونے سے پہلے ہی فوت ہو گیا تھا۔ جہاں تک منگالال کا تعلق ہے، جرح میں یہ بات سامنے آئی کہ اس نے جائے وقوع پر یا بعد میں اپنے کسی ساتھی گاؤں والے سے یہ بات نہیں کی کہ بودی نے جھونپڑی کو آگ لگادی تھی۔ ان بنیادوں پر جج نے جہاں تک بودی کے خلاف الزام کا تعلق ہے، مذکورہ بالا چار گواہوں کی گواہی کو قبول نہیں کیا۔ تاہم، جہاں تک موجودہ اپیل کنندہ کے خلاف الزام کا تعلق ہے، بودی ساہ کے حوالے سے مذکورہ بالا چار گواہوں کے ثبوت میں جو کمزوری پائی گئی وہ موجود نہیں تھی، اور جج نے واضح طور پر کہا کہ مذکورہ بالا چار گواہوں کا ثبوت اپیل کنندہ کے خلاف مطابقت رکھتا ہے۔ ہم اپیل کنندہ کے خلاف کچھ گواہوں کی گواہی کو قبول کرنے میں قانون کی کسی حکمرانی کی خلاف ورزی اور نہ ہی فاضل جج میں دانشمندی کو دیکھتے ہیں، حالانکہ اس نے بودی ساہ کے خلاف اس گواہی کو قبول نہیں کیا۔

اب ہم اپیل کنندہ کی طرف سے زور دیے گئے دوسرے نکتے کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ یہاں اس بات پر زور دیا جانا چاہیے کہ فاضل جج مطمئن تھا کہ (1) اپیل کنندہ نے جھونپڑی کو آگ لگانے کا حکم دیا اور (2) کہ جھونپڑی کو دراصل غیر قانونی اجتماع کے کسی نہ کسی رکن نے آگ لگادی تھی، حالانکہ مجموعی طور پر غیر قانونی اجتماع کا مسماۃ رسانی کی جھونپڑی کو آگ لگانے کا کوئی مشترکہ مقصد نہیں تھا۔ اپیل کنندہ کے فاضل وکیل کی طرف سے لیا گیا نقطہ یہ ہے کہ جب فاضل جج نے گواہوں کے اس ثبوت کو قبول نہیں کیا کہ بودی نے جھونپڑی کو آگ لگادی تھی، تو واقعی اس بات کا کوئی ثبوت نہیں تھا کہ جس شخص نے مسماۃ رسانی کی جھونپڑی کو آگ لگائی تھی اس نے ایسا گالو ساہ کے حکم کے نتیجے میں کیا تھا۔ فاضل ایڈوکیٹ اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جرم کے لازمی اجزاء میں سے ایک یہ ہے کہ حوصلہ افزائی کا عمل اشتعال انگیزی کے نتیجے میں انجام دیا جانا چاہیے۔

اس مرحلے پر اشتعال انگیزی کے جرم کے حوالے سے مجموعہ تعزیرات ہند کی کچھ دفعات کو پڑھنا ضروری ہے۔ دفعہ 107 اس بات کی وضاحت کرتا ہے کہ محرک کیا ہے۔ اس میں کہا گیا ہے-

"دفعہ 107۔ ایک شخص کسی کام کو کرنے میں مدد کرتا ہے، جو-

پہلے۔-کسی بھی شخص کو وہ کام کرنے کے لیے اکساتا ہے؛ یا

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

دوسرا۔ اس کام کو کرنے کے لیے کسی بھی سازش میں ایک یا زیادہ دوسرے شخص یا افراد کے ساتھ مشغول ہوتا ہے، اگر اس سازش کی پیروی میں کوئی عمل یا غیر قانونی غلطی ہوتی ہے، اور اس کام کو کرنے کے لیے؛ یا

تیسرا۔ جان بوجھ کر کسی بھی عمل یا غیر قانونی غلطی سے اس کام کو کرنے میں مدد کرتا ہے۔

"دفعہ 108 دو حصوں میں ہے اور اس کی وضاحت کرتا ہے کہ دو حالات میں کون محرک ہے (1) جب جرم کے لیے حوصلہ افزائی کی جاتی ہے اور (2) جب کوئی ایسا عمل انجام دیا جاتا ہے جو جرم ہو گا اگر قانون کے مطابق کسی ایسے شخص کے ذریعے کیا گیا ہو جو جرم کرنے کے قابل ہو۔ اسی ارادے یا علم کے ساتھ جو محرک کا ہے۔ ہمیں موجودہ معاملے میں دوسری صورت حال سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ ہم ایک ایسے شخص کے بارے میں فکر مند ہیں جو جرم کرنے میں مدد کرتا ہے۔ اس کے بعد دفعہ 109 آتا ہے جو ان شرائط میں ہے:

"دفعہ 109۔ جو بھی کسی جرم میں مدد کرے گا، اگر حوصلہ افزائی کا عمل اشتعال انگیزی کے نتیجے میں کیا گیا ہے، اور اس ضابطے کے ذریعہ اس طرح کی ترغیب کی سزا کے لیے کوئی واضح التزام نہیں کیا گیا ہے، تو اسے جرم کے لیے فراہم کردہ سزا سے سزا دی جائے گی۔

وضاحت۔- کہا جاتا ہے کہ کسی عمل یا جرم کا ارتکاب اشتعال انگیزی کے نتیجے میں کیا جاتا ہے، جب یہ اشتعال انگیزی کے نتیجے میں کیا جاتا ہے، یا سازش کی پیروی میں، یا اس مدد سے جو اشتعال انگیزی کا باعث بنتی ہے۔

"کیس میں دیے گئے نتائج پر ہمیں ایسا لگتا ہے کہ جس شخص نے مسماۃ رسمانی کی جھونپڑی کو آگ لگائی وہ ان افراد میں سے ایک ہونا چاہیے جو غیر قانونی اجتماع کے رکن تھے اور اس نے موجودہ اپیل کنندہ کے حکم کے نتیجے میں ایسا کیا ہو گا۔ ہمارے خیال میں یہ ماننا بہت غیر حقیقی ہے کہ جس شخص نے مسماۃ رسمانی کی جھونپڑی کو آگ لگائی اس نے موجودہ اپیل کنندہ کے حکم سے قطع نظر یا آزادانہ طور پر ایسا کیا۔ اس طرح کا نتیجہ، ہماری رائے میں، غیر حقیقی اور مقدمے کے حقائق سے مکمل طور پر الگ ہو گا اور یہ شامل کرنا ضروری ہے کہ ایسا کوئی نتیجہ نہ تو اسسٹنٹ سیشن جج نے دیا تھا جس نے اپیل کنندہ یا عدالت عالیہ کے فاضل جج پر مقدمہ چلایا تھا۔ جیسا کہ ہم فاضل جج کے نتائج کو پڑھتے ہیں، ہمیں یہ واضح معلوم ہوتا ہے کہ جس شخص نے مسماۃ رسمانی کی جھونپڑی کو آگ لگائی اس نے اپیل کنندہ کی اشتعال انگیزی کے نتیجے میں ایسا کیا۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ان دو فیصلوں کا حوالہ دینا ضروری ہے جن کی طرف ہماری توجہ فاضل وکیل نے مبذول کرائی ہے۔

راجہ خان بنام ایمپرر ([1]) میں فیصلہ ایک ایسے مقدمے سے متعلق ہے جس میں تورپ علی کو سبدار فراجی کی شخصیت بنا کر دھوکہ دہی کا مجرم قرار دیا گیا تھا اور اس کا نام ضامن پر استعمال کیا گیا تھا۔ تورپ علی کے خلاف الزام یہ تھا کہ وہ اس کیس میں پرنسپل تھا اور راجہ خان اور چیرک علی اکون، جو اس کیس کے دو اپیل کنندگان تھے، کے خلاف الزام یہ تھا کہ انہوں نے اس شخص کے پاس موجود رہ کر مدد کی جس کا مبینہ طور پر ارتکاب تورپ علی نے کیا تھا۔ تورپ علی کو فیصلہ ساز کمیٹی نے بری کر دیا۔ تاہم فیصلہ ساز کمیٹی ٹرائل کی صدارت کرنے والے جج نے فیصلہ ساز کمیٹی کو یہ نہیں بتایا کہ راجہ خان اور چیرک علی کے خلاف اشتعال انگیزی کے الزام میں تورپ علی کو بری کرنے کا کیا اثر پڑے گا۔ اس غلطی کی وجہ سے ہی راجہ خان اور چیرک علی کی سزا کو کالعدم قرار دیا گیا۔ تاہم، رپورٹ کے سر عبارت میں عام طور پر کہا گیا ہے کہ جہاں کسی شخص پر کسی جرم کا ارتکاب کرنے کا قیود لگایا جاتا ہے و دیگر پر اس کے ارتکاب میں اس کی حوصلہ افزائی کرنے کا قیود لگایا جاتا ہے، اور استغاثہ اصل جرم کے ارتکاب کو ثابت کرنے میں ناکام رہتا ہے، تو اشتعال انگیزی کے لیے کوئی سزا نہیں ہو سکتی۔ اس عمومی بیان پر امادا سی داسی بنام ایمپرر ([2]) کے بعد کے فیصلے میں غور کیا گیا تھا، اور اس بات کی نشاندہی کی گئی تھی کہ زیادہ تر معاملات میں مذکورہ بالا عمومی بیان اچھا ہو سکتا ہے؛ لیکن عام اصول میں مستثنیات ہیں، خاص طور پر جب ایسا ثبوت موجود ہو جو تسلی بخش طور پر یہ ثابت کرتا ہے کہ جرم کو فروغ دیا گیا ہے اور اس کے نتیجے میں انجام دیا گیا ہے۔

ہم اس کے مطابق یہ مانتے ہیں کہ دفعہ 109، مجموعہ تعزیرات ہند کے ساتھ پڑھی گئی دفعہ 436 کے تحت جرم کے لیے اپیل کنندہ کی سزا قانون کے لحاظ سے غلط نہیں ہے۔ جہاں تک سزا کا تعلق ہے، ہمیں ایسا نہیں لگتا کہ یہ شدت کی طرف سے غلطی کرتا ہے۔ یہ کہا گیا ہے کہ اپیل کنندہ کو مجموعہ تعزیرات ہند کی دفعات 147 اور 323 کے تحت جرائم کے لیے اس کے خلاف دی گئی سزا پوری کرنے پر ضمانت پر رہا کر دیا گیا تھا۔ ہماری رائے میں، اپیل کی کوئی اہلیت نہیں ہے اور اسے مسترد کیا جانا چاہیے۔ اب اپیل کنندہ کو خود کو باقی ماندہ سزا بھگتنے کے لیے پیش کرنا ہو گا۔

اپیل مسترد کر دی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.09.02 16:41
I attest to the accuracy and
integrity of this document